باب نمبر 1 (اسلام اور پاکستان)

حصہ معروضی

درست جواب پر نشان لگایا گیا ہے:

1. **قراردادِ مقاصد 1949ء پیش کرنے والے وزیراعظم کا نام ہے:**

(الف) خواجہ ناظم الدین (ب) محمد علی بوگرا (ج) چوہدری محمد علی **(د) لیاقت علی خان**

2. **برصغیر پاک و ہند میں جداگانہ انتخابات کا مطالبہ سب سے پہلے کیا:**

(الف) علامہ محمد اقبال نے **(ب) سرسید احمد خان نے** (ج) چوہدری رحمت علی نے (د) قائداعظم نے

3. **قراردادِ لاہور (قراردادِ پاکستان) پیش ہوئی:**

(الف) 1930ء میں (ب) 1935ء میں **(ج) 1940ء میں** (د) 1945ء میں

4. **عدل کے لفظی معنی ہیں:**

(الف) پرامن اور خوشحال معاشرہ (ب) اجتماعی بہتری (ج) کردار کی تعمیر و تشکیل **(د) کسی صحیح چیز کو اس کی صحیح جگہ پر رکھنا**

5. **علامہ محمد اقبال نے 1930ء میں اپنا مشہور صدارتی خطبہ دیا:**

(الف) دہلی میں (ب) لاہور میں (ج) کراچی میں **(د) الہ آباد میں**

6. **قائداعظمؒ نے ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے قوم کو صوبائی تعصبات سے گریز کرنے کی تلقین کی:**

(الف) جولائی 1946ء میں (ب) فروری 1947ء میں (ج) ستمبر 1947ء میں **(د) مارچ 1948ء میں**

7. **"اے لوگو! بیشک تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے... کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں..." حضور اکرم ﷺ نے یہ خطبہ کہاں ارشاد فرمایا؟**

(الف) نبوت کے فوراً بعد (ب) ہجرتِ مدینہ کے موقع پر **(ج) خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر** (د) صلح حدیبیہ کے موقع پر

8. **اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔ یہ فرمان کس سورۃ میں موجود ہے؟**

(الف) سورۃ البقرۃ **(ب) سورۃ آل عمران** (ج) سورۃ النساء (د) سورۃ المائدہ

حصہ مختصر سوالات

سوال1: نظریے کی تعریف بیان کریں۔

جواب : نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فکر و فلسفے پر رکھی گئی ہو۔ جب کوئی نظریہ کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جاتا ہے، تو اس سے انسانی زندگی کا ایسا نظام وجود میں آتا ہے جس میں اعتقادات اور زندگی کے مقاصد شامل ہوتے ہیں۔

سوال2: دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

جواب : دو قومی نظریہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کا ہندوؤں سے علیحدہ تشخص کا وہ بنیادی تصور ہے جس کے تحت ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ دونوں اقوام کا مذہب، ثقافت، طرزِ زندگی اور بنیادی اقدار اس قدر مختلف ہیں کہ ان کا ایک متحدہ ہندوستان میں یکجا رہنا ممکن نہیں تھا۔

سوال3: علامہ محمد اقبالؒ نے 1930ء میں خطبہ الٰہ آباد میں کیا فرمایا؟

جواب : آپؒ نے خطبہ الٰہ آباد میں فرمایا:

"مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

سوال4: قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 1943ء کے اجلاس منعقدہ کراچی میں کیا فرمایا؟

جواب : قائداعظمؒ نے فرمایا:

"وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے امّت کی کشتی محفوظ ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب 'قرآنِ مجید' ہے۔"

سوال5: جدیدیت (Modernism) سے کیا مراد ہے؟

جواب : جدیدیت سے مراد نئے شعور، عقلیت پسندی (Logical thinking) اور تخلیقی تجربات کو اپنانا ہے۔ جدیدیت نے پرانی روایات کو مسترد کرتے ہوئے نئے معاشرتی اور سائنسی افکار قائم کیے۔

سوال6: دولت کی منصفانہ تقسیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: دولت کی منصفانہ تقسیم سے مراد یہ ہے کہ معاشرے کی دولت کو انصاف کے ساتھ اس طرح گردش میں رکھا جائے کہ ہر فرد کو اس کا جائز حق ملے، دولت صرف چند امیر لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز نہ رہے اور تمام افراد اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں۔

سوال 7: رواداری کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: رواداری سے مراد دوسروں کے عقائد، خیالات اور حقوق کا احترام کرنا، ان کی غلطیوں یا اختلافِ رائے کو برداشت کرنا اور نظریاتی اختلافات کے باوجود باہمی امن، محبت اور احترام کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے۔

سوال 8: بقائے باہمی (Coexistence) کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بقائے باہمی سے مراد دوسرے انسانوں، اقوام اور مختلف عقائد کے ماننے والوں کے ساتھ امن و امان، باہمی صلح، عدمِ تشدد اور محبت کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: "اسلام پاکستان کی نظریاتی اساس ہے"۔ بحث کریں۔

1. تمہید اور نظریے کا مفہوم

نظریہ کسی بھی قوم کی اجتماعی سوچ، مقصد اور منزل کا تعین کرتا ہے۔ یہ قوم کے افراد کو ایک بنیادی مقصد پر متحد رکھتا ہے۔

- **نظریے کی تعریف:** نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فکر و فلسفے پر رکھی گئی ہو۔ جب کوئی نظریہ کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جاتا ہے، تو اس سے انسانی زندگی کا ایسا نظام وجود میں آتا ہے جس میں اعتقادات اور زندگی کے مقاصد شامل ہوتے ہیں۔

2. اسلامی نظریے کے بنیادی ماخذ

پاکستان کا نظریہ مکمل طور پر اسلامی تعلیمات پر مبنی ہے، جس کے دو بنیادی اور دائمی ماخذ ہیں:

- **قرآنِ مجید:** قرآنِ مجید تمام انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے زندگی کے تمام شعبوں (سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی) میں رہنما اور حتمی قانون ہے۔ یہ انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کی راہ دکھاتا ہے۔
- **سنتِ رسول ﷺ:** نبی کریم خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی مبارک زندگی، آپ ﷺ کے ارشادات، افعال اور اسوۂ حسنہ قرآنی تعلیمات کی عملی تفسیر ہیں۔ سنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں ہی اسلامی نظامِ حیات کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر نافذ کیا جاتا ہے۔

.3دو قومی نظریہ بحیثیت نظریاتی اساس

پاکستان کی نظریاتی اساس "دو قومی نظریے" پر قائم ہے:

- برصغیر پاک و ہند کے مسلمان، ہندوؤں اور دیگر تمام اقوام سے عقیدہ، تہذیب، ثقافت اور طرزِ زندگی کے لحاظ سے بالکل جداگانہ قوم ہیں۔
- مسلمانوں کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ وہ ایک متحدہ ہندوستان میں بحیثیت اقلیت اپنی مذہبی، ثقافتی اور سیاسی شناخت کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔
- اس لیے اسلام کو بحیثیت ایک مکمل نظامِ حیات نافذ کرنے اور اپنے عقائد کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ایک علیحدہ وطن پاکستان کا مطالبہ کیا گیا، جو اسلام کی نظریاتی اساس پر وجود میں آیا۔

سوال2: اسلام کے بنیادی اصول بیان کریں۔

اسلام کے بنیادی اصول انسانی زندگی کو عدل، مساوات اور بھائی چارے کے سانچے میں ڈھالتے ہیں۔ ان اصولوں کی تفصیلی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

.1اقتدارِ اعلیٰ (Sovereignty of Allah)

اسلام کا سب سے بنیادی اور اولین اصول یہ ہے کہ کائنات کے تمام امور میں مطلق اقتدارِ اعلیٰ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کا ہے۔

- کوئی انسان، بادشاہ یا اسمبلی اللہ کے قوانین سے بالاتر نہیں ہو سکتی۔
- انسان حیثیتِ نائب (امانت دار) کے طور پر اختیارات کا استعمال اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کرتا ہے۔

.2عدل و انصاف (Justice & Fairness)

اسلام میں عدل کو معاشرتی استحکام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

- **عدل کے معنی :** کسی صحیح چیز کو اس کی درست جگہ پر رکھنا اور ہر فرد کو اس کا جائز حق دینا ہے۔
- اسلام میں عدل بلا تفریقِ رنگ، نسل، مذہب، غریب و امیر نافذ کیا جاتا ہے۔ حاکم اور محکوم دونوں قانون کی نظر میں برابر ہیں۔

.3مساوات (Equality)

اسلام تمام انسانوں کو برابر کا درجہ دیتا ہے۔

- انسانیت کے ناتے سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔
- خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔

- اسلام میں برتری اور فضیلت کا واحد معیار **"تقویٰ اور پرہیزگاری "** ہے۔

4.اخوت(Brotherhood)

اخوت سے مراد باہمی بھائی چارہ اور محبت ہے۔

- قرآنِ مجید کے مطابق تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
- اخوت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں شریک ہوں، ایک دوسرے کی مالی و اخلاقی مدد کریں اور معاشرے میں کسی پر ظلم نہ ہونے دیں۔

5.رواداری(Tolerance)

رواداری سے مراد دوسروں کے خیالات، عقائد اور حقوق کا احترام کرنا اور اختلافات کے باوجود صلح و امن کے ساتھ رہنا ہے۔ اسلام مسلم اور غیر مسلم تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔

سوال 3: اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف اور اس کے فرائض بیان کریں۔

1.اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف

اسلامی فلاحی ریاست سے مراد ایسی ریاست ہے جو قرآن و سنت کے اصولوں پر قائم ہو اور جس کا بنیادی مقصد اپنے تمام شہریوں کی روحانی، اخلاقی، جسمانی، معاشرتی اور معاشی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہو۔

2.اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض

1. **اسلامی قوانین کا نفاذ** : ریاست کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ معاشرے میں شریعتِ مطہرہ کے قوانین اور قرآنی احکامات کا نفاذ کرے تاکہ تمام ادارے اسلامی حدود کے مطابق کام کریں۔

2. **بنیادی ضروریات کی تکمیل** : اسلامی فلاحی ریاست ہر شہری (مسلم و غیر مسلم) کی بنیادی انسانی ضروریات جیسے کہ خوراک، لباس، چھت (مکان)، تعلیم اور صحت کی سہولیات کی فراہمی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

3. **دولت کی منصفانہ تقسیم** : ریاست اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ قومی دولت صرف چند امیر لوگوں کے ہاتھوں میں جمع نہ رہے۔ اس مقصد کے لیے زکوٰۃ، عشر، صدقات اور دیگر اسلامی معاشی قوانین کا نفاذ کیا جاتا ہے تاکہ غربت کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔

4. **عدل و انصاف اور مساوات کا قیام** : کمزور اور مظلوم کو طاقتور کے ظلم سے بچانا، عدالتی نظام کو آسان اور شفاف بنانا اور تمام شہریوں کے لیے مساوی حقوق فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

.5 **اظہارِ رائے کی آزادی:** اسلامی ریاست شہریوں کو شریعت اور اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے حق اور سچ بولنے، تنقیدِ اصلاحی کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی مکمل آزادی دیتی ہے۔

.6 **امن وامان کا نفاذ:** ملک کے اندر فتنہ وفساد، جرائم اور بدامنی کو روکنا تاکہ تمام شہری سکون، تحفظ اور بغیر کسی خوف کے زندگی بسر کر سکیں۔

.7 **ملکی دفاعی نظام:** ریاست کی جغرافیائی سرحدوں اور نظریاتی بنیادوں کی بیرونی حملوں سے حفاظت کے لیے ایک مضبوط اور جدید دفاعی نظام قائم کرنا۔

سوال 4: "اسلام امن اور رواداری کو فروغ دیتا ہے"۔ وضاحت کریں۔

.1 اسلام اور امن

- **اسلام کے معنوی معنی:** لفظ "اسلام" کا مادہ 'سلم' ہے جس کے معنی سلامتی، اطاعت اور امن کے ہیں۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو آپس میں اور پوری انسانیت کے ساتھ امن وامان سے رہنے کی ہدایت دیتا ہے۔
- **قتلِ انسانیت کی ممانعت:** قرآنِ مجید کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی ایک بے گناہ انسان کو قتل کیا، اس نے گویا پوری انسانیت کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی، اس نے گویا پوری انسانیت کو بچا لیا۔
- **فساد کا خاتمہ:** اسلام زمین پر کسی بھی قسم کا فتنہ، فساد، بدامنی، دہشت گردی اور ناانصافی پھیلانے کی سخت مذمت کرتا ہے۔

.2 اسلام اور مذہبی رواداری

- **دین میں کوئی زبردستی نہیں:** اسلام کسی شخص کو اپنا عقیدہ اور مذہب چھوڑنے یا زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے" *(لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ)* " دین میں کوئی زبردستی نہیں)۔
- **غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ:** اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو مکمل مذہبی، ثقافتی اور ذاتی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ان کی عبادت گاہوں، مال، جان اور عزت کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست کا بنیادی فرض ہے۔
- **اسوۂ حسنہ سے مثالیں:** نبی کریم ﷺ نے میثاقِ مدینہ، صلح حدیبیہ اور فتحِ مکہ کے موقع پر مخالفین اور غیر مسلموں کے ساتھ جس رواداری، درگزر اور حسنِ سلوک کا مظاہرہ فرمایا، اس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

سوال 5: پاکستان بحیثیتِ ایک جدید اسلامی ریاست - قائدِ اعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کریں۔

پاکستان کو ایک جدید، ترقی پسند اور آئینی اسلامی ریاست بنانے کے حوالے سے ہمارے دونوں عظیم راہنماؤں کا وژن درج ذیل ہے:

.1 قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کا وژن

قائدِ اعظمؒ کے نزدیک پاکستان ایک ایسا جدید اور فلاحی ملک تھا جہاں اسلام کے عدل، مساوات اور جمہوریت کے اصول نافذ ہوں۔

- **قرآنِ مجید مرکزی نقطہ (کراچی اجلاس 1943ء)** : قائدِاعظمؒ نے فرمایا' :وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے امّت کی کشتی محفوظ ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب 'قرآنِ مجید' ہے۔"
- **اقلیتوں کو مساوی حقوق (قانون ساز اسمبلی خطاب 1947ء)** : آپؒ نے 11 اگست 1947ء کو فرمایا کہ پاکستان میں تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ ہر شخص کو اپنے عقیدے اور عبادت گاہ میں جانے کی مکمل آزادی ہو گی، ریاست کا کسی کے مذہبی عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔
- **صوبائیت اور تعصب کا خاتمہ (ڈھاکہ خطاب 1948ء)** : مارچ 1948ء میں ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے قوم کو تاکید کی کہ وہ پنجابی، سندھی، پٹھان یا بنگالی کے تعصبات سے باہر نکل کر صرف اور صرف ایک سچے "پاکستانی" بن کر سوچیں۔

.2 علامہ محمد اقبالؒ کا وژن

علامہ محمد اقبالؒ نے اسلام کے متحرک، جدید اور زندہ اصولوں کی روشنی میں پاکستان کا وژن پیش کیا۔

- **خطبہ الٰہ آباد (1930ء)** : علامہ اقبالؒ نے اپنے تاریخی صدارتی خطبے میں فرمایا' :مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"
- **جدید اسلامی اصول اور اجتہاد** : علامہ اقبالؒ کے نزدیک اسلام ایک جمود کا نام نہیں بلکہ یہ جدید دور کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ آپؒ چاہتے تھے کہ پاکستان ایک ایسا ملک بنے جہاں اسلام کی اخلاقی روح کو برقرار رکھتے ہوئے جدید سائنس، جمہوریت اور اجتہاد کے ذریعے پیش رفت کی جائے۔